فون نمبر ۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عسیٰ اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم ۱۔ ہفتہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۲۴/۵۹ | ۲۷ جمادی الاوّل ۱۳۹۰ھ یکم ظہور ۱۳۴۹ ہش یکم اگست ۱۹۷۰ء | نمبر ۱۷۶

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اکثر لوگ دُعا کی فلاسفی سے ناواقف ہیں

دراصل دُعا کرنا ایک قسم کی موت کا اختیار کرنا ہوتا ہے

"میرا مذہب بیماریوں سے دعا کے ذریعہ سے شفا کے متعلق ایسا ہے کہ جتنا میرے دل میں ہے اتنا میں ظاہر نہیں کر سکتا۔ طبیب ایک حد تک چل کر ٹھہر جاتا ہے اور مایوس ہو جاتا ہے مگر اس کے آگے خدا تعالیٰ دعا کے ذریعہ سے راہ کھول دیتا ہے۔ خدا شناسی اور خدا تعالیٰ پر توکّل اسی کا نام ہے کہ جو حدیں لوگوں نے مقرر کی ہوئی ہیں ان سے بڑھ کر رجا پیدا ہو ورنہ اس میں تو آدمی زندہ ہی مر جاتا ہے۔ اِس جگہ سے اللہ تعالیٰ کی شناخت شروع ہو جاتی ہے۔ مجھے ایسے معاملات میں مولوی رومی کا یہ شعر بہت پسند آیا ہے ؎

اے کہ خواندی حکمتِ یونانیاں ٭ حکمتِ ایمانیاں را ہم بخواں

عام لوگوں کے نزدیک جب کوئی معاملہ یاس کی حالت تک پہنچ جاتا ہے خدا تعالیٰ اندر ہی اندر تصرفات شروع کرتا ہے اور معاملہ صاف ہو جاتا ہے۔

دعا کے واسطے بہت لوگوں کے خطوط آتے ہیں۔ ہر ایک کے لئے جو دعا کے واسطے لکھتا ہے دعا کرتا ہوں لیکن اکثر لوگ دعا کی فلاسفی سے ناواقف ہیں اور نہیں جانتے کہ دعا کے ٹھیک ٹھکانہ پر پہنچنے کے واسطے کس قدر توجہ اور محنت درکار ہے۔ دراصل دعا کرنا ایک قسم کی موت کا اختیار کرنا ہوتا ہے۔" (الحکم ۱۰ جولائی ۱۹۰۵ء)

(۲) "ہمارا تو اصل مذہب یہی ہے کہ اگر تمام دُنیا کے طبیب ناامید ہو جائیں اور موت کا فتویٰ لگائیں پھر بھی روحانی اسباب کے میسّر آنے پر اور کافی توجہ کے پیدا ہونے پر دعا قبول ہو کر شفا ہو جاتی ہے۔"

(بدر ۶ جولائی ۱۹۰۵ء)

اخبارِ احمدیہ

- ربوہ ۳۱۔ وفا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق گزشتہ رات کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ۔

حضور کی حرم محترمہ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، ثم الحمد للہ۔

احباب حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت و سلامتی کے لئے التزام کے ساتھ دعا فرماتے رہیں۔

- کل بعد نماز مغرب حضور مسجد مبارک میں کچھ دیر تشریف فرما رہے اور احباب کو مختلف اہم دینی امور کے متعلق ایمان افروز ارشادات سے نوازا۔ حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے فضل سے غلبہ اسلام کے آثار ظاہر ہو رہے ہیں لیکن ان کے ساتھ ہی ہماری ذمہ داریوں میں بھی بہت اضافہ ہو رہا ہے۔ ضرورت اِس امر کی ہے کہ ہم مجنونانہ رنگ میں خدمتِ اسلام میں مصروف ہو جائیں۔

فضلِ عمر تعلیم القرآن کلاس کا افتتاح

کل آٹھ بجے صبح حضور ایدہ اللہ فرمائیں گے

احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ کل مورخہ یکم اگست کو صبح آٹھ بجے مسجد مبارک ربوہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فضلِ عمر تعلیم القرآن کلاس کا افتتاح فرمائیں گے۔ انشاء اللہ۔

ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد
(تعلیم القرآن)

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

صفِ اوّل کے مخلصین آگے بڑھیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نصرت جہاں ریزرو فنڈ کے قیام کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا:۔

"وہ خدا جو ہمیں قربانیاں پیش کرنے کے لئے کہتا ہے وہ ہمیں قربانیاں پیش کرنے کی توفیق بھی عطا فرماتا ہے۔۔۔۔ خدا نے میرے دل میں بڑی شدّت کے ساتھ یہ ڈالا ہے اور فرمایا ہے کہ تو میرے لئے اور میری عظمت کے قیام کے لئے۔ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا پیار دلوں میں قائم کرنے کے لئے اِس جماعت سے قربانیاں مانگ وہ دے گی۔"

(الفضل ۱۵ جولائی)

صفِ اوّل کی مطلوبہ تعداد میں ابھی کچھ گنجائش موجود ہے۔ ایسے مخلصینِ جماعت جنہیں اللہ تعالیٰ نے مالی لحاظ سے فراخی بخشی ہے انہیں چاہیئے کہ وہ آگے بڑھیں اور صفِ اوّل کی مطلوبہ تعداد کو جلد پورا کر کے حضور کی خاص دعاؤں سے حصّہ لیں۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ یکم ظہور ۱۳۴۹ ہش

ذریت مسیح موعود علیہ السلام

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"میری یہ بیوی جو آئندہ خاندان کی ماں ہوگی۔ اس کا نام نصرت جہاں بیگم ہے۔ یہ تفاؤل کے طور پر اِس بات کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے تمام جہان کی مدد کے لئے میرے آئندہ خاندان کی بنیاد ڈالی ہے۔ یہ خدا تعالےٰ کی عادت ہے کہ کبھی ناموں میں بھی اس کی پیشگوئی مخفی ہوتی ہے۔"

(تریاق القلوب صفحہ ۶۵)

اس سے پہلے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ

"اس پیشگوئی کو دوسرے الہامات میں اور بھی تصریح سے بیان کیا گیا ہے یہاں تک کہ اس شہر کا نام بھی لیا گیا تھا جو دہلی ہے اور یہ پیشگوئی بہت سے لوگوں کو سُنائی گئی تھی ... اور جیسا کہ لکھا گیا تھا۔ ایسا ہی ظہور میں آیا کیونکہ بغیر سابق تعلقات قرابت اور رشتہ کے دہلی میں ایک شریف اور مشہور خاندان سیادت میں میری شادی ہو گئی ... سو چونکہ خدا تعالےٰ کا وعدہ تھا کہ میری نسل میں سے ایک بڑی بنیاد حمایتِ اسلام کی ڈالے گا اور اس میں سے وہ شخص پیدا کرے گا جو آسمانی رُوح اپنے اندر رکھتا ہوگا اِس لئے اس نے پسند کیا کہ اس خاندان کی لڑکی میرے نکاح میں لاوے اور اس سے وہ اولاد پیدا کرے جو اُن نوروں کو جن کی میرے ہاتھ سے تخم ریزی ہوئی ہے۔ دنیا میں زیادہ سے زیادہ پھیلاوے۔" (ایضاً صفحہ ۶۴)

ایک گزشتہ اداریہ میں ہم نے "ایک عظیم کشف" کے زیرِ عنوان سیدنا حضرت خواجہ سید محمد ناصر صاحب کے طریقہ محمدیہ کا ذکر کیا ہے جو اس عظیم کشف کے رُو سے سلسلہ مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ ضم ہو جانا تھا۔ ہم نے یہ بھی بتایا ہے کہ یہ اتصال حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم کے ذریعہ عمل میں آیا اس لئے آپ کی بہت بڑی شان ہے کہ آپ کے ذریعہ دو عظیم سلسلے باہم پیوست ہو گئے اور اس سے وہ نسل چلی جس کے متعلق اللہ تعالےٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مطلع فرمایا کہ

"میری نسل میں سے ایک بڑی بنیاد حمایت اسلام کی ڈالیگا اور اس میں سے وہ شخص پیدا کرے گا جو آسمانی روح اپنے اندر رکھتا ہوگا اس لئے اس نے پسند کیا کہ اس خاندان کی لڑکی میرے نکاح میں لاوے اور اس سے وہ اولاد پیدا کرے جو ان نوروں کو جن کی میرے ہاتھ سے تخم ریزی ہوئی ہے دنیا میں زیادہ سے زیادہ پھیلاوے۔"

اس سے صاف واضح ہوتا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی اور افریقہ میں سکول اور ہیلتھ سنٹرز کھولنے کی جو تحریک فرمائی ہے وہ الٰہی اشارے سے ہے اور اس پروگرام کے مطابق ہے ؛

حدیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: مَرُّوا بِجَنَازَۃٍ فَاَثْنَوْا عَلَیْھَا خَیْرًا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "وَجَبَتْ" ثُمَّ مَرُّوْا بِاُخْرٰی فَاَثْنَوْا عَلَیْھَا شَرًّا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "وَجَبَتْ" فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ: مَا وَجَبَتْ؟ فَقَالَ: ھٰذَا اَثْنَیْتُمْ عَلَیْہِ خَیْرًا فَوَجَبَتْ لَہُ الْجَنَّۃُ، وَھٰذَا اَثْنَیْتُمْ عَلَیْہِ شَرًّا فَوَجَبَتْ لَہُ النَّارُ، اَنْتُمْ شُھَدَاءُ اللّٰہِ فِی الْاَرْضِ۔

(بخاری کتاب الجنائز باب ثناء الناس علی المیت صفحہ ۱۸۳)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ لوگ ایک جنازہ لے کر گزرے وہاں بیٹھے ہوئے صحابہؓ نے اس کی تعریف کی اس پر آپؐ نے فرمایا واجب ہوگئی۔ پھر ایک اور جنازہ گزرا لوگوں نے اس کی بُرائی کی۔ حضورؐ نے فرمایا واجب ہوگئی حضرت عمرؓ نے جو پاس بیٹھے تھے عرض کیا حضورؐ کیا واجب ہوگئی آپؐ نے فرمایا جس کی تم نے تعریف کی اس کے لئے جنّت واجب ہوگئی اور جس کی تم نے بُرائی کی اس کے لئے دوزخ واجب ہوگئی تم زمین پر اللہ تعالیٰ کے گواہ ہو یعنی نیکی اور بدی میں تمیز کی تم لوگوں کو توفیق دی گئی ہے ؛

ایک اور رباعی

چشمۂ مہر و وفا خواجۂ عبدالقیوم
منبعِ صدق و صفا خواجۂ عبدالقیوم
یہ دمِ واپسیں افلاک سے آئی آواز
میری جنّت میں تو آ خواجۂ عبدالقیوم

تنویر

جنّت ۵۰۳
خواجہ عبدالقیوم ۸۸۷/۱۳۹۰

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ
اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

زندہ اور کامل دین ـــــ اسلام

(مکرم نذیر احمد صاحب خادم گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ)

اللہ تعالیٰ ہی اس کائنات عالم کا خالق ومالک اور رب العالمین ہے۔ اس نے اپنے بندوں کی ہدایت ورہنمائی اور فلاح و بھلائی کے لئے روحانی وجسمانی ہر دو قسم کا نظام قائم فرمایا ہوا ہے۔ جہاں اس نے اپنے ارشاد خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا کے ماتحت نسل انسانی کی مادی وجسمانی قوتوں کی بقاء اور نشوونما کے لئے دنیا کی تمام چیزوں کو اس کی خدمت میں لگا دیا ہے وہاں اس کی روحانی ترقیات کے لئے ابتدائے آفرینش سے ہی اپنے انبیاء کا مبارک سلسلہ بھی جاری فرمایا ہے۔

بلاشبہ دنیا کی مادی چیزیں مثلاً ہوا، پانی، آگ، مٹی، پھل، پھول، سبزیاں، اناج، لوہا، پتھر، دریا، پہاڑ، سمندر، چرند، پرند، درند اور تمام جمادات ونباتات بلکہ نظام سماوی کے جملہ سیارے وستارے، چاند سورج وغیرہ تک سبھی انسان کی خدمت اور فائدہ کے لئے کام کر رہے ہیں۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ حضرت آدمؑ کی پیدائش کی غرض محض زمین وآسمان کی ان بے شمار نعمتوں سے استفادہ کرتے ہوئے دنیائے فانی سے خالی ہاتھ کوچ کر جانا ہرگز نہیں ہے۔ بلکہ ان تمام نعماء کو رب جلیل و قدیر نے صرف اسلئے انسان کی خدمت پر مامور فرمایا ہے کہ وہ ان سے ایک وقت مقررہ تک منشاء الٰہی کے مطابق فائدہ اٹھا کر اور ان کو مناسب رنگ میں استعمال کر کے اپنی صحت و قوت اور زندگی کو قائم رکھتے ہوئے اس عظیم مقصد کو پورا کرنے کے قابل ہو سکے جس کے لئے اُسے تخلیق کیا گیا ہے۔ دوسرے لفظوں میں یوں کہہ لیجئے کہ انسان کو کھانے پینے اور عیش وآرام کے لئے پیدا نہیں کیا گیا بلکہ اس کو مناسب چیزوں کے کھانے پینے اور ان کے جائز رنگ میں استعمال کی اجازت صرف اسلئے دی گئی ہے کہ وہ ان کے کھانے پینے اور استعمال کرنے سے اپنی صحت اور زندگی کو قائم رکھ سکے۔ اور اس کی زندگی کا عارضی قیام ایک خاص اور عظیم مقصد کے حصول کے لئے ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ حیات انسانی کا وہ عظیم اور اصل مقصد کونسا ہے؟ اس سوال کا جواب ربّ کریم نے اپنی کامل کتاب قرآن مجید میں دیا ہے۔ فرماتا ہے:-

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَ الْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ

(الذّٰریٰت ع ۳)

کہ میں نے (چھوٹے بڑے امیر وغریب اور عوام و خواص تمام) انسانوں کو صرف اپنی اطاعت وعبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔"

مذہب کی غرض

ہمیشہ سے ہی مذاہب عالم کی یہی غرض رہی ہے کہ نسل آدم اپنے خالق حقیقی کا عرفان اور اس کی پہچان حاصل کرے، اسے اپنے پیدا کرنیوالے پر زندہ ایمان وایقان اور محکم یقین حاصل ہو جائے اور پھر وہ اپنی زندگی کو اس رب رحمٰن ومنّان کی رضا ومنشاء کے مطابق گزارے۔ تمام انبیاء علیہم السلام اسی مقصد کو لیکر تشریف لاتے رہے ہیں۔ یعنی وہ توحید الٰہی اور اطاعت خداوندی پر ہی زور دیتے رہے ہیں۔ اسی مبارک تعلیم کا نام اللہ تعالیٰ نے اسلام رکھا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اپنے نبی کریم رسول عظیم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرماتا ہے:-

شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّينِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّ الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰٓى اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ ط

(شوریٰ ع ۲)

کہ اس (اللہ) نے تجھ کو (اصولی طور پر) وہی دین دیا ہے جس کی تاکید اس نے نوح کو کی تھی اور جو ہم نے اب تجھ پر (قرآن کے ذریعہ سے) اُتارا ہے۔ اور جس کی تاکید ہم نے ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ کو کی تھی اور وہ یہ تھا کہ (اللہ کی) اطاعت کو دنیا میں قائم کرو اور اس (دین) کے بارہ میں اختلاف کبھی نہ کیا کرو۔"

پھر فرماتا ہے:-

هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ قَبْلُ وَفِيْ هٰذَا لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ ج

(الحج ع ۱)

کہ اللہ نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے۔ اس کتاب میں بھی اور اس سے پہلی کتب میں بھی، تاکہ تم پر گواہ ہو اور تم باقی دنیا پر گواہ رہو۔"

ان فرمودات ربانی سے ظاہر ہے کہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام لوگوں کو اسلام پر ہی چلانے کے لئے آتے رہے ہیں اور ہر نبی جو تعلیم اہل دنیا کے سامنے پیش کرتا رہا ہے اُسے اسلام ہی کا نام دیا گیا ہے۔

یہ امر مدنظر رہنا چاہیئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پیشتر اسلام کے احکام جزوی طور پر صرف محدود زمانہ اور محدود اقوام کے لئے اُس زمانہ کی ہی ضروریات کے لئے نازل ہوتے رہے۔ یعنی گو اسلام ازلی دین ہے مگر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل اس کے صرف وہی احکام لوگوں کے سامنے پیش کئے جاتے رہے جو فقط اُسی زمانہ اور اُنہی لوگوں کے حالات اور اُن کی استعداد کے مطابق ہوتے تھے۔ مطلب یہ کہ اسلام ابھی مکمل نہیں ہوا تھا۔

اسلام کی تکمیل

اسلام تدریجی مدارج طے کرتے ہوئے اُس وقت حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم پر مکمل ہوا جبکہ انسانی دماغ اور انسانی تہذیب نے اس حد تک ترقی کر لی کہ وہ اسلام کی کامل ترین تعلیمات کی متحمل ہو سکے۔ چنانچہ خدائے ذوالجلال نے اپنے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے یہ نہایت پُرشوکت اعلان فرمایا:-

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ط

(المائدہ ع ۱)

"آج میں نے تمہارے (فائدہ کے) لئے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے اور تم پر اپنے احسان کو پورا کر دیا ہے۔ اور تمہارے لئے دین کے طور پر اسلام کو پسند کیا ہے۔"

نزول کے اعتبار سے یہ قرآن عظیم کی سب سے آخری آیت ہے جو ۱۰ھ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات مطہرہ کے آخری ایام میں نازل ہوئی۔ اس آیت کریمہ میں خدا تعالیٰ نے دین حق یعنی اسلام کی تکمیل اور ابدیت کا اعلان فرمایا ہے اور بتایا ہے کہ اسلام (جس کی بعض تعلیمات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قبل محدود لوگوں اور اُن کی وقتی ضروریات کے مطابق مختلف انبیاء پر نازل کی جاتی رہیں) اب اپنے نقطۂ عروج کو پہنچ گیا ہے۔

دائمی اور عالمگیر دین

اب یہ ایک ازلی وابدی اور دائمی دین بن گیا ہے۔ اس کا ضابطۂ حیات اُن تمام تعلیمات کا احاطہ کئے ہوئے ہے جو قیامت تک تمام قوموں اور تمام ممالک کے حالات وضروریات کے لئے ضروری تھیں۔ یہ دین متین اب لَا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ کا مصداق بن گیا ہے۔ یعنی یہ نہ تو مشرقیوں کی طرفداری کرتا ہے نہ مغربیوں کی بلکہ اس کی تعلیمات ایسی جامع ہیں کہ جس میں دنیا کی تمام قوموں، دنیا کے تمام انسانوں اور تمام زمانوں کی ضروریات اور حالات کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔ یہ دین اب عالمگیر دین بن گیا ہے اور جس رسولؐ پر اسے نازل کیا گیا ہے وہ بھی تمام ممالک، تمام انسانوں اور تمام زمانوں کا رسول ہے۔ ہم نے اسے رحمۃ للعٰلمین بنایا ہے اور یہ مژدۂ جانفزا سنایا ہے کہ:-

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا (سبا ع ۳)

"ہم نے تجھ کو تمام بنی نوع انسان کی طرف (جن میں سے ایک بھی تیرے عصر رسالت سے باہر نہ رہے ایسا) رسول

بنا کر بھیجا ہے جو (مومنوں کو) خوشخبری دیتا اور (کافروں کو) ہوشیار کرتا ہے"

اس آیت مبارکہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کَآفَّۃً لِّلنَّاسِ کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں اور :-

"کَفَّ الشَّیْءَ کے یہ معنے ہوتے ہیں کہ کسی چیز کو اس طرح جمع کیا جائے کہ اس کا کوئی حصہ باہر نہ رہے (اقرب)

یہ آیت اس بات کا زبردست ثبوت ہے کہ یہودی ہو یا عیسائی یا اور کسی مذہب کا اور خواہ قیامت تک کسی صدی میں پیدا ہونے والا ہو وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے ماتحت ہے۔ ایسا کوئی دعویٰ نہ تورات میں ہے نہ انجیل میں، نہ ویدوں میں۔ بلا استثناء سب مذاہب کی طرف اور سب زمانوں کی طرف اور سب قوموں کی طرف مبعوث ہونے کا دعویٰ صرف محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ہے جو اس آیت سے ثابت ہے۔ پہلے نبیوں نے جو دعوے کئے ہیں کسی نبی کا ایسا وسیع اور مکمل دعویٰ نہیں"

(تفسیر صغیر صفحہ ۵۶۴ حاشیہ ۲)

پھر اسلامی شریعت۔ قرآن مجید کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ :-

فِیْھَا کُتُبٌ قَیِّمَۃٌ

(یہ رسول جو پاک و مطہر صحیفے پڑھ کر سناتا ہے) ان میں قائم رہنے والے احکام ہیں"

اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن کی شکل میں جو کتاب نازل کی گئی ہے اس میں بھی دائمی صداقتیں ہیں تاکہ :-

"یہودیوں اور عیسائیوں پر ثابت ہو جائے کہ ہماری کتابیں تو ناقص اور مٹنے والی ہیں مگر قائم رہنے والی کتاب وہی ہے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لائے ہیں۔ پس اس کے مانے بغیر کوئی چارہ نہیں"

(تفسیر صغیر حاشیہ ۱ صفحہ ۸۳۸)

چونکہ پہلی کتب نامکمل و ناقص اور محدود زمانہ اور محدود لوگوں کے لئے تھیں اسلئے اُن کا دور قرآن کریم کے نزول کے ساتھ ہی ختم ہو گیا اور قرآن عظیم چونکہ ابدی و دائمی صداقتوں اور کامل تعلیمات پر مشتمل شریعت ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس کی ظاہری و معنوی حفاظت کرنے کا خود ذمہ لیا اور یہ واضح اعلان فرمایا کہ :-

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ ○

(الحجر ع)

اس ذکر (یعنی قرآن) کو ہم نے ہی اُتارا ہے اور ہم یقیناً اس کی حفاظت کریں گے"

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اسلام کے دین کامل ہونے کے اعلان کے ساتھ ہی یہ وضاحت بھی فرما دی کہ یہ دین کامل ہمیشہ قائم و دائم رہے گا۔ اب رہتی دنیا تک اسی دین برحق کا سکہ چلے کیونکہ یہ ایسی تعلیمات کا جامع ہے جو ناقابل تبدیل اور غیر تغیر پذیر ہیں ——— زمانہ کے حالات خواہ کیسے ہی بدل جائیں اس کی تعلیمات میں کوئی نقص اور خرابی واقع نہیں ہوگی۔ چنانچہ ربّ قدیر و علیم فرماتا ہے کہ :-

فَاَقِمْ وَجْھَکَ لِلدِّیْنِ حَنِیْفًا ؕ فِطْرَتَ اللّٰہِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْھَا ؕ

تو اپنی ساری توجہ دین کیلئے مخصوص کر دے۔ ایسی صورت میں کہ تجھ میں کوئی کجی نہ ہو۔ تو اللہ کی (پیدا کی ہوئی) فطرت کو اختیار کر وہ فطرت جس پر اللہ نے لوگوں کو پیدا کیا ہے"

اس کے ساتھ ہی فرمایا کہ :-

ذٰلِکَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ ۙ

(الروم ع)

یہی قائم رہنے والا دین ہے"

اس آیت کریمہ میں دین اسلام کو دین فطرت قرار دیا گیا ہے۔ اور چونکہ خدا تعالیٰ کی پیدا کردہ فطرت ہمیشہ قائم رہے گی اسی طرح دین فطرت یعنی اسلام بھی ہمیشہ قائم رہے گا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے کھلے لفظوں میں فرما دیا ہے کہ ذٰلِکَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ۔

اس ساری بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ چونکہ بانیٔ اسلام حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تمام جہانوں، کل زمانوں اور تمام انسانوں کے لئے خدا تعالیٰ کے رسول اور نبی ہیں آپ پر نازل ہونے والی شریعت یعنی قرآن شریف کامل ترین، غیر متبدل اور صوری اور معنوی اعتبار سے ہمیشہ محفوظ رہنے والی شریعت ہے اور آپ کا لایا ہوا دین اسلام عالمگیر اور اکمل و افضل ہونے کے علاوہ دائمی دین ہے اور اس کی مخاطب تاقیامت تمام اقوام اور تمام انسان ہیں اسلئے اس سے پہلے کے تمام دین اور تمام شریعتیں کالعدم، ناقابل عمل اور منسوخ و متروک ہو گئی ہیں اب تاقیامت دنیا کے لئے کوئی ہدایت نامہ نہیں مگر قرآن، تمام آدمزادوں کے لئے کوئی رسول و شفیع اور نجات دہندہ نہیں مگر حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور نسل آدم کے لئے کوئی مذہب اور دین نہیں مگر اسلام خدائے ذوالجلال نے اس باطل شکن اعلان میں یہی حقیقت بیان فرمائی ہے کہ :-

وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْہُ ۚ وَھُوَ فِی الْاٰخِرَۃِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ○

(آل عمران ع ۹)

"جو شخص اسلام کے سوا کسی (اور) دین کو (اختیار کرنا) چاہے تو (وہ یاد رکھے کہ) وہ اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔ اور آخرت میں وہ نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا"

یعنی پہلے دین چونکہ ناقص و ناتمام اور محدود زمانہ، محدود اقوام اور وقتی ضروریات کے لئے تھے اسلئے اب وہ اپنا اپنا کام اپنے اپنے زمانہ اور اپنے اپنے مخاطبین کے لئے پورا کر کے بیکار و بے اثر ہو چکے ہیں اور ان کی جگہ ایک ایسا دین آ گیا ہے جو نہ صرف مکمل ترین دستور الحیات کا حامل ہے بلکہ اس کے مخاطب قیامت تک کے کل انسان ہیں۔ اسی حقیقت کے پیش نظر حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اہل دنیا کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں :-

؎

اسلام سے نہ بھاگو راہِ ہدیٰ یہی ہے
اے سونے والو جاگو شمس الضحیٰ یہی ہے
مجھ کو قسم خدا کی جس نے ہمیں بنایا
اب آسماں کے نیچے دینِ خدا یہی ہے
دنیا کی سب دکانیں ہم نے ہیں دیکھی بھالیں
آخر ہوا یہ ثابت دار الشفا یہی ہے
سب خشک ہو گئے ہیں جتنے تھے باغ پہلے
ہر طرف میں نے دیکھا بستاں ہرا یہی ہے
دنیا میں اس کا ثانی کوئی نہیں ہے شربت
پی لو تم اس کو یارو آبِ بقا یہی ہے

زندہ دین صرف اسلام ہے

یہ ایک ناقابل تردید اور ثابت شدہ حقیقت ہے کہ جس سے آقائے دو جہاں زینت کون و مکان شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کریم اور دین متین کے نور کے ساتھ بزم جہاں میں رونق افروز ہوئے ہیں صرف دین اسلام ہی زندہ دین کے طور پر موجود ہے اور یہی کُل عالم کی نجات و ہدایت کا مدعی ہے دوسرا کوئی دین پوری نسل انسانی کی دائمی ہدایت و رہنمائی کا دعویدار نہیں۔ بدھ مت، ہندو مذہب، سکھ مذہب اور عیسائیت ——— ان میں سے کسی کا بھی مطالعہ کر لیجئے کوئی بھی اپنے دائمی ہونے کا اعلان نہیں کرتا اور نہ ہی ساری اقوام اور سارے انسانوں کو مخاطب کرتا ہے۔ مذکورہ مذاہب میں سے عیسائیت زیادہ اہمیت رکھتی ہے مگر اس کی مذہبی کتاب انجیل میں صاف طور پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یہ قول درج ہے کہ :-

"میں صرف بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کی طرف بھیجا گیا ہوں"

قرآن کریم میں بھی اللہ تعالیٰ نے رَسُوْلًا اِلٰی بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ فرمایا ہے۔ کہ حضرت عیسیٰؑ صرف بنی اسرائیل کے رسول تھے کسی اور قوم کے ساتھ ان کا کوئی واسطہ نہیں۔ پھر جب ہم مذہب کی غرض و غایت پر غور کرتے ہیں تو بھی صاف طور پر یہ حقیقت کھل کر سامنے آ جاتی ہے کہ اسلام کے سوا کوئی دوسرا مذہب اس غرض و غایت کو پورا نہیں کرتا۔ (باقی)

درخواست دعاء

خاکسار کی آنکھوں میں ہنوز آشوب چشم کی تکلیف ہے بزرگوں اور احباب سے شفاء کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (نور الدین خوشنویس ربوہ)

چندہ جلسہ سالانہ کی باقساط ادائیگی ابھی سے شروع کر دی جائے۔ (ناظر بیت المال آمد)

آخرت کی خوشحالی اور اس کا حصول

(محترم میاں غلام رسول صاحب ڈیرہ غازیخان)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ "آخرت میں زیادہ وہی شخص بے فکر ہوگا۔ جو دنیا میں فکرمند رہا ہوگا۔ اور وہی زیادہ ہنسنے والا ہوگا۔ جو دنیا میں زیادہ رونے والا ہوگا"

اس میں شک نہیں کہ انسان جس کام کے لئے فکرمند رہتا ہے اس کی تکمیل کے ذرائع بھی سوچتا ہے اور ساتھ ساتھ کوشش میں بھی لگا رہتا ہے۔ اور آخر اپنی کوشش کے نتیجہ میں وہ اپنے مقصد کو پالیتا ہے۔ پس یہی سعی و کوشش نتیجہ ہے۔ اس فکرمندی کا۔ جو اس کے دل میں پیدا ہوتی ہے۔ پس جب تک انسان کے دل میں کسی خطرہ کا احساس پیدا نہ ہو اور اسے دور کرنے کی فکر نہ ہو۔ تو اس وقت تک وہ جدوجہد نہیں کرتا۔ پس یہی فکرمندی مطلب کے حصول کے لئے راہ بھی متعین کرتی ہے۔ اور اس حصول بھی آسان کر دیتی ہے۔ جانا چاہیے کہ جو شخص مالک یوم الدین خدا کے حضور قیامت کے دن مواخذہ سے بچنا چاہے گا وہ اس فکر میں رہیگا کہ کہیں اس سے ایسے اعمال سرزد نہ ہو جائیں۔ جو اس کی ذلت اور رسوائی کا موجب ہوں۔ لہذا وہ ایسے کام کرے گا۔ جو خدا تعالےٰ کو پسند ہوں۔ وہ برائیوں سے اجتناب کرے گا۔ اور اعمال صالحہ بجالائے گا پس بندہ کی فکرمندی اسے اعمال صالحہ بجا لانے میں مددگار بن جاتی ہے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا میں بھی یہی اصول کارفرما ہے۔ سزا اور عقوبت کا خوف انسان کو بہت سی برائیوں سے بچا لیتا ہے۔ گناہ تو امن کی پیداوار ہے۔ جب کہیں وبا پھوٹ پڑے اور انسانی جانیں کثرت سے ضائع ہونی شروع ہو جائیں۔ تو لوگ برائیوں سے ہٹ جاتے ہیں۔ اگر زلزلہ سے تباہی مچ جائے یا کسی ملک میں جنگ شروع ہو جائے تو اس ملک کے رہنے والے گناہوں سے باز آ جاتے ہیں۔ اسی طرح اگر کسی بیماری سے زندگی کو خطرہ لاحق ہو جائے۔ تو انسان علاج کے لئے پرہیز (غذا) بھی چھوڑ دیتا ہے۔ پس خوف اور فکر انسان کی فطرت کا خاصہ ہے۔ حدیث نبوی ہے۔ کہ ایمان خوف اور امید کے درمیان رہتا ہے انسان کی زندگی سے اگر خوف نکال لیا جائے۔ تو وہ بدیوں میں شیطان سے بھی آگے نکل جائے۔ فقط محاسبہ کا ڈر ہی انسان کے ذہنی توازن کو قائم رکھ سکتا ہے۔ ورنہ تاریخ شاہد ہے کہ طاقت اور بے خوفی نے بڑی بڑی شخصیتوں کے دماغ خراب کر دئے اور وہ لوگ نوع انسانی کے لئے قہر بن گئے۔ لیکن وہی لوگ آخر تک اپنا ذہنی توازن قائم رکھ سکے۔ جن کے دل خدا کے خوف سے معمور تھے پس یہی فکر انسان کی اصلاح کا باعث ہے اور یہ اللہ تعالےٰ کا بڑا کرم ہے کہ اس نے انسانی زندگی میں فکر اور خوف کا مادہ رکھ دیا ہے جو اسے اصلاح کی طرف متوجہ کر دیتا ہے پس فکر سے انسانی زندگی خالی نہیں اگر یہ فکر اسے آخرت کی زندگی کا ہے۔ تو اس کے لئے مبارک ہے۔ اور اگر دنیا اور اس کے حصول کے لئے ہے۔ تو یہ فکر بالآخر اسے ذہنی پریشانیوں میں مبتلا کر دے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ "جو ڈرتے ہیں وہ بچائے جاتے ہیں" پس یہی محاسبہ کا ڈر انسان کو اللہ تعالےٰ کی طرف متوجہ کر دیتا ہے اور اسے رحمت کا دروازہ کھٹکھٹانے پر مجبور کرتا ہے۔ حدیث نبوی ہے کہ بہت سے لوگ بدظنی کی وجہ سے دوزخ میں ڈالے جائیں گے۔ خدا تعالےٰ ان سے فرمائے گا اگر تم مجھ پر بدظنی نہ کرتے اور محاسبہ کا فکر کرتے تو دوزخ میں نہ ڈالے جاتے پس بے خوفی سے بدظنی۔ اور بدظنی سے گناہ اور گناہ سے جہنم تیار ہوتا ہے۔

پھر فرمایا کہ قیامت کے روز وہی زیادہ ہنسنے والا ہوگا۔ جو دنیا میں زیادہ رونے والا ہوگا۔ یہ صحیح ہے۔ کہ انسان دکھ سے بھاگتا ہے اور چاہتا ہے کہ اسکی زندگی دنیا میں ہنستے کھیلتے اور خوشی و انبساط سے گذرے۔ اسے کوئی غم نہ چھوئے لیکن وہ اس بات کو بھول جاتا ہے۔ کہ یہ تو دار المحن ہے۔ یہاں دائمی خوشی کہاں جو شخص یہاں آرام و راحت اور خوشیوں کی تلاش میں رہے گا۔ وہ سچی خوشحالی نہیں دیکھ سکتا۔ کیونکہ اس دنیا کی خوشیاں عارضی اسکے اموال بے وفا اس کی عزتیں جھوٹی اور آرام و راحت ناپائیدار ہیں اسے سچی خوشحالی کیسے نصیب ہو سکتی ہے لیکن اس کی سچی خوشی تو اس میں ہے کہ اس کا دل گداز اور اسکی آنکھیں اللہ تعالےٰ کے خوف سے تر رہیں۔

علم تعبیر الرؤیا میں ہے کہ اگر انسان خواب میں اپنے آپ کو ہنستا دیکھے تو وہ غمی دیکھیگا۔ اور اگر روتا دیکھے تو اسے خوشی ملے گی۔ یہ دنیا بھی خواب ہستی ہے۔ اگر یہاں سراسر ہنستے اور خوش رہنے کی کوشش میں لگا رہیگا تو دوسری دنیا میں وہ روئے گا۔ اور اگر یہاں خدا کے خوف سے روتا رہے گا۔ تو وہاں ہنسے گا۔ اور اپنے رب سے بشاش اور ہنستے ہوئے چہرہ سے ملاقات کریگا "وجوہٌ یومئذٍ مسفرۃٌ ضاحکۃٌ مستبشرۃٌ" (عبس)

پس انسان کی سعادت اسی میں ہے کہ وہ آخرت کی فکر کرے اور اپنی زندگی اس طرح گذارے جس طرح خدا اور اس کے رسول کا منشا ہے۔

حضرت ڈاکٹر بھائی محمود احمد صاحب رضی اللہ عنہ کا ذکر خیر

مکرم الحاج مولوی محمد ابراہیم صاحب خلیل کا یہ نوٹ اس لئے شائع کیا جا رہا ہے تاکہ دیگر احباب جماعت کو بھی (جنہیں حضرت بھائی جی مرحوم کے حالات زندگی کا کچھ علم ہے) یہ تحریک ہو کہ وہ بھی حضرت بھائی جی کے حالات تحریر فرما کر خاکسار کو ارسال فرمائیں۔ تاکہ انہیں یکجا کر کے کتابی صورت میں شائع کیا جا سکے۔

(خاکسار چوہدری ظہور احمد۔ ناظر دیوان صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

بندہ نواں پنڈ نزد سیکھواں ضلع گورداسپور (مشرقی پنجاب) کا باشندہ ہے میرے والد مرحوم نے مجھے ۱۹۱۲ء میں مدرسہ احمدیہ قادیان میں داخل کر دیا اور ۱۹۲۱ء میں میں نے میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ اس وقت سے میں حضرت بھائی جی مرحوم کو جانتا ہوں۔ گویا نصف صدی سے زیادہ عرصہ ہو گیا ہے۔ آپ وقت کے بہت پابند تھے۔ صدر درجہ ملنسار۔ خوش اخلاق۔ غریبوں کے خیر خواہ اور دلی ہمدرد تھے۔ دور دور سے ہندو سکھ مسلمان سب علاج کے لئے آتے تھے۔ آپ ہر ایک سے خندہ پیشانی اور اخلاق سے پیش آتے تھے۔ ہر کس و ناکس آپ سے مل کر خوش ہوتا تھا۔ آپ کے ہاتھ میں اللہ تعالےٰ نے شفا رکھی تھی اور آپ ایک دعا گو بزرگ تھے۔ آپ غریبوں کی دوائی مفت دیا کرتے تھے۔ اور ان کے لئے دعائیں کرتے نہ تھکتے تھے۔ آپ عاشق رسول شیق قرآن اور اسلام و احمدیت کے حقیقی فدائی۔ ہر قربانی میں پیش پیش حصہ لینے والے مرد مجاہد کھانے پینے پہننے میں صدر درجہ سادہ ہر نیکی میں سبقت لے جانے والے ہاتھ سے کام کرنے والے متوکل علی اللہ بزرگ تھے۔ آپ تحریک جدید کے مطالبات پر عمل کرنے والے اور تقویٰ کی باریک راہوں کا خیال رکھنے والے تھے۔ بے نمود۔ بے ریا۔ انکساری و فروتنی اور تسلیم و رضا کے پیکر مرضیات الٰہیہ کے عاشق۔ بلیٰ من اسلم وجھہ للہ وھو محسن کی عملی تفسیر۔ خوش گفتار غیرت دینی۔ قربان و ایثار۔ انکسار بے نفسی۔ علم و عمل کی یکسانیت اور قلب و زبان کی آہستگی کا ایک نمونہ تھے۔ ہمارے نوجوانوں۔ اطفال۔ خدام کو صبغۃ اللہ کے ماتحت ان کے رنگ میں اپنے آپ کو رنگین کرنا چاہیے۔

اللہ تبارک و تعالےٰ حضرت بھائی جی مرحوم کی اولاد اور دیگر لواحقین کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے اور خادم دین بنائے اور سب کو رضا الٰہی حاصل ہو اور مرحوم کو اللہ تعالےٰ جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ آمین

اس زمانہ میں جب ہم ایک دوسرے سے ملتے۔ تو ایک دوسرے کو بھائی جی بھائی جی کہا کرتے تھے۔ جو گویا خاص محبت اور اخوت کا مظاہرہ ہوتا تھا خدا کرے کہ آج بھی ایسا ہی ہو۔

محمد ابراہیم خلیل سابق مبلغ اٹلی و مغربی افریقہ

قائدین مجالس سے ایک سوال

ماہ وفا (جولائی) ختم ہونے کو ہے لیکن ابھی تک بہت کم مجالس نے ماہ ہجرت اور احسان (مئی اور جون) کی رپورٹس بھجوائی ہیں۔ جن مجالس نے مندرجہ بالا دو ماہ کی رپورٹس ابھی تک مرکز میں نہیں بھجوائیں وہ جلد از جلد تیار کر کے بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

معتمد

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲- ان وصایا کو جو نمبر دئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے

۳- وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال، سیکرٹری صاحبان وصایا۔ اس بات کو نوٹ فرمالیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۹۹۶۱

میں چوہدری مبارک احمد ولد چوہدری غلام حسین صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۳۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شاہدرہ ٹاؤن ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۳۵/- روپے ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

المعبد:- مبارک احمد بی۔ ایس سی ۳۴ غزنی سٹریٹ شاہدرہ حال ۳۹ شاد باغ لاہور۔

گواہ شد:- محمد شریف انسپکٹر بیت المال لاہور شہر۔

گواہ شد:- منور احمد سیکرٹری مال حلقہ دہلی گیٹ لاہور

مسل نمبر ۱۹۹۶۲

میں خلیل احمد ولد چوہدری بدرالدین صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کنری ضلع تھرپارکر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۱۳۵/- روپیہ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

المعبد:- خلیل احمد دار الرحمت غربی فیکٹری ایریا ربوہ۔ حال کنری پاک

گواہ شد:- سیف علی شاہد ولد رستم علی صاحب ۵/۶ دی مسلم کمرشل بنک لمیٹڈ کنری پاک سندھ

گواہ شد:- محمد جمال انسپکٹر بیت المال ربوہ

مسل نمبر ۲۰۱۱۱

میں حمیدہ بیگم زوجہ گل محمد صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۷/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:-

روپے

۱- زیور طلائی وزنی ۳ تولے مالیتی ۹۰/- ۹۰

۲- حق مہر بذمہ خاوند ۱۰۰۰/- ۱۰۰۰

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوں ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:- حمیدہ بیگم زائدہ ربوہ

گواہ شد:- عطاء اللہ دفتر موصیہ ربوہ

گواہ شد:- گل محمد مسلم وقف جدید ربوہ

جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ

اعلان داخلہ

جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ میں گیارھویں کلاس کا داخلہ (آرٹس اور سائنس مضامین) شروع ہے جو کہ ۳۰ اگست تک بغیر لیٹ فیس کے جاری رہے گا۔

درخواستیں مجوزہ فارم پر معہ پروینشل اور کیریکٹر سرٹیفکیٹ انٹرویو کے موقع پر ہمراہ لاویں (فارم داخلہ اور پراسپکٹس دفتر جامعہ نصرت سے مل سکتے ہیں۔

سرگودھا بورڈ کے علاوہ کسی اور بورڈ سے امتحان پاس کرنے والی طالبات کے لئے متعلقہ بورڈ سے مائیگریشن سرٹیفکیٹ لانا لازمی ہے

انٹرویو:- روزانہ ۸ بجے صبح سے ۱ بجے دوپہر تک

ہونہار اور مستحق طالبات کے لئے فیس معافی اور وظائف کی مراعات اعلےٰ تعلیم اور پاکیزہ اسلامی ماحول نیز ہوسٹل کا تسلی بخش انتظام ہے

(پرنسپل جامعہ نصرت)

نمایاں کامیابی اور درخواست دعا

میرا چھوٹا بچہ محمد فاتح قریشی امسال سرگودھا بورڈ سے میٹرک کے امتحان میں نمایاں کامیابی حاصل کر کے بفضلہ تعالےٰ وظیفے کا حقدار قرار پایا ہے۔ اللہ تعالےٰ یہ کامیابی بابرکت اور مبارک کرے۔ بڑا بچہ محمد ظفر قریشی ایف اے کے امتحان میں شریک ہو رہا ہے۔ دعا ہے اللہ تعالےٰ اس کا نتیجہ اس سے بھی بہتر عطا فرمائے۔ سب بچوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے اور دین و دنیا میں نمایاں کامیابیاں عطا فرماتا رہے۔ آمین ثم آمین

میرے میاں محمد اسمٰعیل صاحب قریشی ٹائیفائڈ کے خراب اثرات سے بہت علیل رہے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ کی دعاؤں سے بفضلہ تعالےٰ اب تقریباً صحتیاب ہیں۔ ان کی کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ میری اپنی صحت بھی ٹھیک نہیں رہتی اللہ تعالےٰ رحم و کرم فرماوے۔ آمین ثم آمین۔

(بیگم محمد اسمٰعیل قریشی اردو منزل دھیال روڈ راولپنڈی چھاؤنی)

خدام الاحمدیہ کے امتحانات

خدام الاحمدیہ کے مرکزی سالانہ امتحانات ۱۲ اگست ۶۲ء بروز جمعہ منعقد ہو رہے ہیں۔ امتحانات چھ درجات پر منقسم ہیں۔

۱- مبتدی ۲- متقدم
۳- مقتصد ۴- سابق ۵- فائق
۶- فائز۔

قائدین مجالس سے درخواست ہے۔ کہ خدام کو امتحانات کی باقاعدہ تیاری کروائیں

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں حصہ لینے والے مخلصین

نام مجاہد مع پتہ	وعدہ	ادائیگی
مکرم سید علی ہاشمی صاحب جھورچک ۱۱۷ شیخوپورہ	۵۰۰	
" محمد امین صاحب صراف قلعہ صوبہ سنگھ براستہ بدوملہی	۵۰۰	
" سید محمد صادق ہاشمی صاحب نائب امیر ڈیرہ غازیخان	۵۰۰	۵۰۰
" چودھری عبدالحمید صاحب نبی سرروڈ تھرپارکر	۵۰۰	
" " فضل احمد صاحب نصرت آباد اسٹیٹ	۵۰۰	
" " فیض احمد صاحب "	۵۰۰	۲۰۰
" " منظور احمد صاحب "	۵۰۰	۲۰۰
" " مبارک احمد صاحب "	۵۰۰	
" " بشیر احمد صاحب "	۵۰۰	
" " محمد نواز صاحب کراچی	۵۰۰۰	
" " محمد خالد صاحب معہ اہلیہ صاحبہ "	۵۰۰۰	
" " محمد نعیم صاحب "	۵۰۰۰	
" " نبی احمد صاحب ماڈرن موٹرز "	۵۰۰۰	
" کمانڈر محمد یحییٰ صاحب "	۵۰۰۰	
" انیس احمد خان صاحب "	۲۰۰۰	
" چودھری جلال الدین صاحب "	۲۰۰۰	
" بشیر احمد صاحب چیف ریڈیو آفیسر "	۲۰۰۰	
" نعمت اللہ صدیقی صاحب "	۲۰۰۰	
" میجر محمد نذیر بھٹی صاحب "	۲۰۰۰	
" محمد اقبال صاحب قریشی "	۲۰۰۰	
" بریگیڈیر اعجاز احمد صاحب معہ اہلیہ و بچگان "	۵۰۰۰	۵۰۰۰
" شیخ انوار رسول صاحب معہ اہلیہ صاحبہ "	۲۰۰۰	۵۰۰
مجلس انصار اللہ "	۲۰۰۰	
" حافظ عبدالغفور صاحب معہ اہلیہ صاحبہ "	۵۰۰	۱۰۰
محترمہ ناصرہ بیگم حمید احمد رشید صاحب "	۷۰۰	
مکرم چوہدری محمد صادق صاحب معہ اہل و عیال "	۵۰۰	۵۰
" کرنل افضال احمد صاحب بھٹی کھاریاں	۲۰۰۱	
لجنہ اماء اللہ "	۲۰۰۰	
" چوہدری طاہر محمود صاحب باجوہ گوجرانوالہ	۲۰۰۰	
" مختار محمد صاحب سیال سدگانہ باگڑ ضلع ملتان	۲۰۰۰	
" چوہدری بشیر احمد صاحب باجوہ منجانب والدین فورٹ عباس بہاولنگر	۵۰۰	۵۰۰
" " محمد شریف خان صاحب معہ اہلیہ و عزیزان قائداباد	۱۰۰۰	۲۰۰
" محمد نواز صاحب گوٹھ رسول بخش خیرپور ڈویژن	۱۰۰۰	
" چوہدری منور احمد صاحب باندھی	۲۰۰۰	
" عبدالرزاق صاحب بھریا روڈ	۲۰۰۰	
" چوہدری غلام نبی صاحب گوٹھ امام بخش	۲۰۰۰	
" " محمد عبداللہ صاحب "	۲۰۰۰	
" حاجی عبدالرحمٰن صاحب رحمان آباد	۲۰۰۰	
" قادر بخش صاحب "	۶۰۰	
" داؤد صاحب "	۶۰۰	
" رئیس عبدالقادر صاحب نواب شاہ	۲۰۰۰	
" چوہدری برکت علی صاحب رحمٰن آباد	۲۰۰۰	
" صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب معہ بیگم صاحبہ	۵۰۰۰	۲۰۰۰
" " حفیظ احمد صاحب	۵۰۰۰	
" ملک سلطان احمد صاحب چک امرال راولپنڈی	۵۰۰	۱۰۰

شکریہ و درخواست دعا

والدہ مرحومہ بیگم شفیع احمد صاحب کے انتقال پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ، حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ، حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ اور خاندان حضرت مسیح موعودؑ کے دیگر افراد نے جس محبت و شفقت سے ہم بھائیوں بہنوں کی دلجوئی فرمائی ہے۔ اس کے لئے ہم سب بے حد ممنون ہیں۔

کثرت سے بہنیں اور احباب ہمارے غریب خانوں پر آکر نیز خطوط اور تاروں سے تعزیت اور ہمدردی کے جذبات کا اظہار کرتے رہے ہیں۔

لاہور، پنڈی، علی پور اور بہاولپور کے امیر صاحبان نے احمدیہ کے دلی ممنون ہیں جنہوں نے ان مقامات پر والدہ مرحومہ کی نماز جنازہ غائب ادا کی۔ نیز لجنات اماء اللہ مرکزیہ اور لاہور کی قرارداد تعزیت کے لئے بھی ہم ممنون و شکرگزار ہیں۔

ہماری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے (آمین) احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ والدہ مرحومہ کو جنت میں اعلیٰ درجات عطا فرمائے۔ ہمیں ان کی خواہش اور دعاؤں کے مطابق دین کے خادم اور خادمات بنائے۔ آمین۔

طالبانِ دعا

سید برکات احمد، سید حسنات احمد، سید مبشرات احمد، سید حمید احمد
سیدہ نسیم سعید اور سیدہ رضیہ سمیع

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

پروگرام بھرتی بابت اگست ۱۹۷۰ء

تاریخ	دن	مقام بھرتی	ضلع
۷۰-۸-۴	منگل	سکول کوٹ پہلوان	سرگودھا
۷۰-۸-۵	بدھ	ریسٹ ہاؤس داؤدخیل	میانوالی
۷۰-۸-۶	جمعرات	" میانوالی	"
۷۰-۸-۸	ہفتہ	" مٹھہ ٹوانہ	سرگودھا
۷۰-۸-۱۱	منگل	" بھکر	اٹک
۷۰-۸-۱۳	جمعرات	" کٹھ سگھرال	سرگودھا
۷۰-۸-۱۵	ہفتہ	آفیسر کلب - جھلوال	سرگودھا
۷۰-۸-۱۸	منگل	ریسٹ ہاؤس - قائداباد	"
۷۰-۸-۱۹	بدھ	" جھنگ	جھنگ
۷۰-۸-۲۲	ہفتہ	" رنگہ	سرگودھا
۷۰-۸-۲۵	منگل	ویٹرنری ہسپتال - کوٹ مومن	"
۷۰-۸-۲۷	جمعرات	ریسٹ ہاؤس شورکوٹ روڈ	جھنگ
۷۰-۸-۲۹	ہفتہ	سکول - چک ۱۲۷	"

نوٹ:- بھرتی صبح آٹھ بجے ہوگی۔ بیوی کی بھی بھرتی ہوگی
امیدوار تعلیمی سرٹیفکیٹ معہ تاریخ پیدائش ہیڈ ماسٹر کے دستخطوں سے ہمراہ لائیں۔

کم از کم معیار بھرتی: قد ۵ فٹ ۶ انچ — وزن ۱۱۳ پونڈ
چھاتی ۳۲ - ۳۰ انچ۔ تعلیم پانچ جماعت
عمر: ۱۷ سال سے ۲۰ سال تک۔

سرگودھا میں بھرتی سوائے چھٹی کے دن کے ہر روز ہوتی ہے۔

(ناظر امور عامہ)

دین کے معنوں میں قومی خدمت بھی شامل ہے

یتامیٰ اور مساکین سے حسنِ سلوک بھی قوم سے تعلق رکھنے والی نیکی ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سورہ الماعون کی آیت ارئیت الّذی یکذّب بالدّین کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ کُلًّا نُمِدُّ هٰٓؤُلَآءِ وَهٰٓؤُلَآءِ ہماری بادشاہت تو یہ ہے کہ ہم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی رزق دیتے ہیں اور ابوجہل کو بھی رزق دیتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کا سورج چڑھتا ہے تو جیسے ایک مومن اس سے فائدہ اٹھاتا ہے ویسے ہی ایک کافر بھی اس سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ یہ وہ ہستی ہے جس کی نقل کرنے کے بعد ہم نہیں کہہ سکتے کہ ہم غلطی کر رہے ہیں پس عبادتِ الٰہیہ کے معنے صرف سجدہ اور رکوع کرنے کے نہیں بلکہ اپنے سامنے ایک اعلےٰ درجہ کا نمونہ رکھ کر عبادت کرنے کے ہیں۔ جو اس نمونہ کے مطابق اپنی زندگی بسر کرتا ہے وہ نہایت اعلےٰ درجہ کی زندگی بسر کرتا ہے۔ ظاہر ہے کہ جو شخص خدا تعالےٰ کی ذات کو اپنے لئے نمونہ بنائے گا اس کا عمل اور نمونہ دوسرے سب لوگوں سے اچھا ہو گا۔

دین کے ایک معنے جیسا کہ میں نے بتایا تھا ملّۃ کے ہوتے ہیں۔ ملّۃ کے دو معنے ہیں جس کی وجہ سے میں نے اس کو دو حصّوں میں تقسیم کر دیا تھا۔ ایک شریعت اور مذہب کے معنے دوسرے قومیت کے۔ دین اور ملّۃ میں یہ فرق ہوتا ہے کہ دینُ اللہ تو ہم کہہ سکتے ہیں لیکن ملّۃ اللہ نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ شریعت تو اللہ تعالےٰ کی طرف سے آتی ہے مگر خدا کسی قومیت میں شامل نہیں وہ قوموں سے بالا ہے اس لئے ملّۃ کے لفظ کو اللہ تعالےٰ کی طرف منسوب نہیں کرتے۔ ملّۃ کا لفظ دین کی نسبت ان معنوں میں وسیع ہے کہ ہر دین شریعت کے لحاظ سے ملّۃ میں شامل ہے لیکن ہر ملّۃ کے مفہوم میں دین شامل نہیں۔ لیکن دین میں ایک اور معنے بھی پائے جاتے ہیں جس کی وجہ سے وہ ملّۃ کے اس حصّہ کے مشابہ ہو جاتا ہے اور وہ یہ کہ دین کے معنے خدمت کے بھی ہیں۔ چنانچہ کہتے ہیں دَانَ القوم خدمھم یعنی دان القوم کے ایک معنے یہ ہوتے ہیں کہ اس نے قوم کی خدمت کی۔ پس چونکہ اس آیت سے اگلی آیت فذٰلک الّذی یدع الیتیم ہے اس لئے تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ اس جگہ دین کے معنوں میں قومی خدمت بھی شامل ہے۔ یتیم اس شخص کا تعلقدار نہیں ہوتا اور نہ مسکین اس کا تعلقدار ہوتا ہے۔ نہ قوم میں حُسنِ سلوک کا مادہ پیدا کرنا جس کا ویمنعون الماعون میں ذکر آتا ہے انسان کا شخصی معاملہ ہے۔ بلکہ یہ سب اعمال قوم سے تعلق رکھتے ہیں۔ یتامیٰ و مساکین سے حسنِ سلوک بھی قوم سے تعلق رکھتا ہے اور قوم سے حسنِ سلوک بھی قوم کی خدمت ہے۔ پس ارئیت الّذی یکذّب بالدّین کے ایک معنے یہ ہوں گے کہ کیا تُو بتا سکتا ہے یا مجھے بتا تو سہی اس شخص کا حال جو قومی خدمت کا منکر ہے یا دوسرے الفاظ میں یوں کہنا چاہیئے کہ اس کے اندر قومی جذبہ نہیں پایا جاتا یا قومی خدمت کا احساس اس کے دل میں نہیں پایا جاتا۔

(تفسیر کبیر سورۃ الماعون صفحہ ۲۹۴ - ۲۹۵)

درخواستِ دعا

عزیزم مکرم قاضی طاہر احمد صاحب ایم۔اے چند دنوں سے مختلف عوارض سے بیمار ہیں۔ احباب دعا فرماویں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

(قمر الدین مولوی فاضل۔ ربوہ)

احمدی ڈاکٹروں کے لئے لمحہ فکریہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۷ جولائی ۱۹۷۰ء میں فرمایا:۔

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت پر ساری دنیا میں اسلام کو غالب کرنے کی عظیم الشان ذمہ داری ڈالی گئی ہے۔ مالی قربانی پیش کرنے میں جماعت نے بڑے اخلاص کا نمونہ دکھایا ہے۔ جانی قربانی کے لحاظ سے جہاں تک اساتذہ کا تعلق ہے ضرورت سے زیادہ نام آ گئے ہیں مگر ڈاکٹروں کی ابھی ضرورت پوری نہیں ہوئی اس لئے ریٹائرڈ اور صحت مند یا ریٹائر ہونے والے احمدی ڈاکٹر آگے بڑھیں اور اس کارِ خیر میں حصہ لیتے ہوئے ثوابِ دارین حاصل کریں۔"

(الفضل ۲۲ وفا ۱۳۴۹ ہش)

پس احمدی ڈاکٹر جلد از جلد اپنی خدمات اپنے امام کے حضور پیش کریں۔

سیکرٹری مجلس نصرت جہاں
وکالتِ تبشیر تحریکِ جدید۔ ربوہ

جامعہ احمدیہ میں داخلہ

مؤرخہ ۸ ستمبر کو واقفِ زندگی طلباء کا انٹرویو لے کر جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی کارروائی کی جائے گی اس لئے ایسے جملہ واقفِ زندگی طلباء جو کم از کم میٹرک پاس ہوں فوری طور پر اپنے ایڈریس سے وکالتِ دیوان کو اطلاع دیں تاکہ انہیں انٹرویو کے لئے بلایا جا سکے۔

(وکیل الدیوان تحریکِ جدید)

اطفال کو ترجمہ بھی یاد کروائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی بابرکت تحریک کے مطابق جو اطفال سورہ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات یاد کر چکے ہیں ان کو چاہیئے کہ وہ ان آیات کا ترجمہ بھی یاد کریں۔ والدین اور عہدیدارانِ مجالس سے درخواست ہے کہ ایسے اطفال کو ترجمہ سکھانے کا مناسب انتظام فرمائیں۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ضروری تصحیح

فضلِ عمر تعلیم القرآن کلاس کے نصاب میں "حدیقۃ الصالحین" کی بجائے "ریاض الصالحین" کا نام چھپ گیا ہے۔ احباب تصحیح فرمالیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن))

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵